وہ ایک طوفاں، کہ عزم جولاں بھی جسکے قدموں پہ سر جھکائے

بہار کاشمیری

وہ ایک درویش آہنی جو بنام آزادی گلستاں
دیار مغرب کے رہنے والوں کے ذوق جور و ستم سے الجھا
وہ ایک درویش شمع عزم و عمل جلا کر وطن میں جس نے
غرور افرنگ کو صدا دی طلسم جاہ وحشم سے الجھا !

خطیب اعظم کہ جس نے منبر پہ خواجگی کو ہدف بنا یا
وہ ایک شعلہ کہ قصر پرویز جس کو دیکھے تو زلزلائے
خطیب اعظم کہ جس نے منبر پہ حق پرستی کا گیت گایا
وہ ایک طوفاں کہ عزم جولاں بھی جس کے قدموں پہ سر جھکائے

وہ اک شگفتہ مزاج انساں وہ ایک شعر و ادب کا رسیا
وہ اک سخنور جو بزم شعروسخن میں آیا تو گل بکھیرے
وہ ایک حافظ وہ ایک عرفی وہ ایک خیام ایک غالب
وہ ایک دانائے راز جو انجمن میں آیا تو گل بکھیرے

دیار ملتاں کے رہنے والو دیار ملتاں کے بدنصیبو
سنا ہے درس حیات دے کر انساں سو گیا ہے
سنا ہے پھر شہر زندگی میں چراغ اشکوں کے جل رہے ہیں
سنا ہے پھر شہر زندگی میں حسین مہتاب کھو گیا ہے